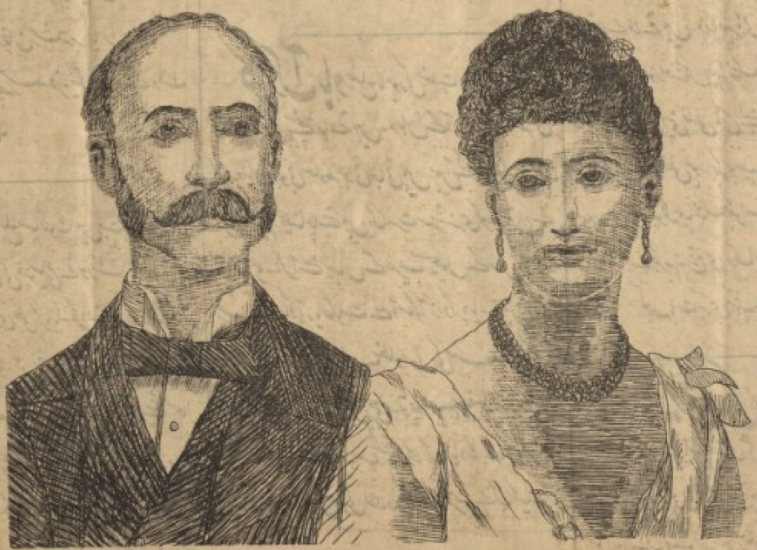
[illegible] نور افشاں لودیانہ

[illegible]

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴ — مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

مارکوئیس آف لینسڈاؤن جدید وایسرائے اور گورنر جنرل کشور ہند اور اُنکی لیڈی صاحبہ



مارکوئیس آف لینسڈاؤن

مارشینس آف لینسڈاؤن

نور افشاں

مطبوعہ ۲۲ جنوری [illegible]ء

پنجاب

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اب کے تو غضب کیا۔ مڈل امتحان میں جو حساب اور مساحت کے کاغذ تھے۔ ایسے سخت اور دقیق تھے کہ ہوشیار سے ہوشیار طالب علم بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھکر ممتحنوں کی جان کو روتے رہے۔ اگر یہی کاغذ انٹرنس میں دیئے جاتے۔ تو بھی آسانی سے وہ انکو حل نہ کر سکتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اراقتاً فیل کرنیکی غرض سے ایسے سخت کاغذ دیئے گئے۔ کیا پنجاب یونیورسٹی نے پیشتر ان سوالات کو نہ دیکھا تھا۔ جو طلبا کی سال بھر کی محنت کی گردن پر چھری پھیری۔ اگر سو میں سے ۲۰ بھی پاس ہوں تو بڑی بات سمجھنی چاہئیے۔ ممتحن معلوم ہوتا ہے کہ طلبا کی لیاقت کچھ خیال نہیں رکھتے۔ اپنی استعداد کے مطابق سوالات تیار کرتے ہیں۔ افسوس اگر غریب طلبا کی لیاقت کچھ بھی لحاظ کیا جاتا۔ تو یوں انکے دو سال برباد نہ ہوتے۔ اے ممتحن صاحبان!!!

نوا کبوتر بام حرم چہ میدانی
طپیدن دل مرغان رشتہ بر پارا

امید تو ہے کہ یونیورسٹی کچھ رحم فرمائیگی۔ نمبر دیتے وقت ممتحن بھی رعایت کرینگے +

نارووال

نارووال ضلع سیالکوٹ میں بہت عرصہ سے مشن سکول جاری ہے۔ اب وہاں کی میونسپلٹی نے گورنمنٹ سکول کی خواہش ظاہر کی۔ اور جاری بھی کر دیا۔ مگر افسوس کہ اسکو قائم نہ رکھ سکے۔ روپیہ نہیں ہے۔ خواہش تو ہے۔ مگر چھ مہینہ بھی سکول کو قائم نہ رکھ سکے۔ علاوہ کیا سکول جاری کرینگے جبحال کہ لالٹینوں کے لئے تیل تک بھی انکے پاس نہیں ہے۔ لالٹین تو جا بجا کوچہ و بازار میں لگی ہیں۔ مگر جلتی کبھی نہیں۔ جب وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا۔ کہ تیل کے لئے روپیہ نہیں ہے۔ بچت کا پیمانک

خیال ہے کہ نالیاں اور بدر و صاف کرنیکو جو بہشتی ملازم تھے۔ موقوف کر دیئے۔ اب شہر کی نالیاں ایک عرصہ سے ایسی گندی ہو رہی ہیں کہ گذرنا مشکل ہے۔ نہ معلوم کس شیخی پر پبلک کے اجرا کی تکلیف گوارا کی تھی۔ ممبران میونسپل کمیٹی شہر کی صفائی کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ ہاں البتہ میاں نکو شاہ صاحب میونسپل کمشنر کو ہمنے بہت گرم پایا۔ مگر وہ اکیلے کیا کر سکتے ہیں +

ایک اور خرابی وہاں کی میونسپل کمیٹی کے ممبران میں ہے جسکی طرف صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع سیالکوٹ کو ضرور توجہ چاہئیے۔ وہ یہ کہ وہاں کے بعض ممبر جو ساہوکار اور بیوپاری ہیں ایک دوسرے کے لحاظ سے محصول میں رعایت کرتے ہیں مثلاً جب زید کا مال آیا ہے۔ تو بکر نے رعایت کا اظہار کیا۔ اور جب بکر کا مال آیا۔ تب زید نے ویسا ہی سلوک اسکے ساتھ کیا۔ رعایا میں سے کوئی دم نہیں مارتا کیونکہ وہ خود مالک ہیں۔ اگر یہ سچ ہووے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ضرور سچ ہوگا۔ کیونکہ نہایت معتبر کارسپانڈنٹ نے ہمکو اس امر کی اطلاع دی ہے۔ تو کس قدر نقصان ہے۔ امید کہ زید بکر خود اس بات کو سمجھ جاینگے۔ اور آئندہ دیانتداری سے کام کرینگے۔ یاد رہے کہ

جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے

کلارک آباد

کلارک آباد ضلع لاہور کی نسبت بہت سے واقعات ہمارے پاس پہنچتے جاتے ہیں۔ وہاں کے آریوں کے ظلم کی کارروائیاں بخوبی معلوم ہوتی جاتی ہیں ہمیں انکے شائع کرنیمیں بھی تامل ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ امرتسر مشنری کانفرنس نے کیا کیا ہے۔ اگر انہنے یہاں کے غریب مسیحیوں کے حال زار پر رحم فرما کر آریا حکومت سے انکو آزاد کر دیا۔ تو بس ہمارا مدعا بر آیا۔ اور اگر ان غریب مظلوموں کی صدا بزرگان کلیسیا کے کان تک نہیں پہنچی۔ تو پھر ہم مفصل نمبروار انکے حالات شائع کرینگے۔ ہمکو امید ہے کہ کلارک آباد کا لے پاسٹر بابو سنت شاہ ہمکو اس امر کی اطلاع دیگا کہ کانفرنس نے کیا کیا +

ہندوستان صورت انسان

ہندوستان صورت انسان یہ ایک ۴۴ صفحہ کا رسالہ منشی عبدالکریم متخلص مدرس پیشکار انجمن احباب بمبی کی تصنیف ہے۔ یہ پہلا ایک حصہ ہے۔ جسمیں ہندوستان کے بعض دریا پہاڑ وغیرہ کا تذکرہ انسان کی صورت میں کیا گیا ہے مگر موجودہ زمانہ کی ترقی کے لحاظ سے بعض جگہہ تہذیب سے قدرے گرا ہوا بھی ہے۔ دلچسپ ہے۔ محاورات بھی اچھے ہیں۔ اسکو اردو ناول سمجھئے قیمت ۴ ر ہے +

راستی پسند

"**راستی پسند**" ایک صاحب لاہور سے شکایت کرتے ہیں کہ "۱۰ جنوری کے پرچہ نور افشاں میں ایجوکیشنل کانگرس کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ٹھیک نہیں۔ بلکہ کام نہایت عمدگی اور خوبی سے ہوا۔" بالفرض اگر ہم راستی پسند صاحب کی بات کو مان لیویں کہ کانگرس نے عمدگی سے اپنا کام ختم کیا۔ تو فرماویں کہ مسٹر چشتی ایڈیٹر رفیق ہند کس جرم پر کشتنی و گردن زدنی گردانا گیا۔ اس امر پر راستی پسند صاحب فرماتے ہیں کہ "چشتی صاحب کے دوستوں ہی کی کرتوت تھی"۔ واہ صاحب یہی راستی ہے۔ بغیر کسی قصور کے اسکو مجرم ملزم گردانا۔ کیا یہہ واقعہ اس کانگرس کے واسطے کم شرمناک ہے۔ جسکی تعریف میں آپ زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ ذرا مہربانی سے کوہ نور اور آفتاب پنجاب ملاحظہ فرمائیے۔ نور افشاں جہانتک اسکو معلوم ہوگا۔ راستی کو ظاہر کریگا۔ ہاں اپنی غلطی مان لینے میں بھی اسکو کچھ عذر نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ غلطی ہو۔ ہمکو بوجہ راستی چشتی صاحب سے ہمدردی ہے۔ کیونکہ جہانتک ہمکو اسباب کا علم ہے۔ وہ بیقصور ہے +

بے جرم تہ تیغ ہی رکھا تھا گلے کو
کچھ بات بری منہہ سے نہ نکلی تھی بھلے کو

مسیحی کی موت

اگرچہ موت ایک لازمی شے انسان کے ساتھ لگی ہے۔ تاہم دیکھا جاتا ہے۔ کہ کوئی مرنا پسند نہیں کرتا۔ نہیں چاہتا کہ مرے۔ سبب اسکی سوا اسکے کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ جو انہا نہ ان گناہوں سے

داخل ہو جاتے ہیں وہ موت کو زندگی سمجھتے ہیں۔ اور درحقیقت موت ایمانداروں کے واسطے زندگی ہے +

ہمارے فخر کارسپانڈنٹ ناصر صاحب نے مسیحی کی موت پر دو درخیال لکھے۔ آپنے معلوم ہوا ہوگا کہ حقیقی ایماندار موت سے بالکل نہیں ڈرتے کسی دھوکے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ کامل دلی اطمینان کے باعث کیونکہ وہ گناہوں کی نسبت مردہ ہوتے ہیں۔ اور اپنے مسیح کی نسبت زندہ۔ کیونکہ زندگی مسیح میں ہے۔ مسیح ایمانداروں کا مخلصی پولوس رسول فرماتے ہیں کہ زندگی میرے واسطے مسیح ہے۔ اور موت نفع۔ بے ایمانوں کے واسطے درحقیقت موت ڈراونا اژدر ہے جسکے منہہ میں جانے سے وہ خائف ہیں۔ کیونکہ اُنکے سامنے ایک خوفناک عذاب ابدی دکھائی دیتا ہے۔ مگر ایمانداروں کے واسطے موت زندگی کا دروازہ ہے۔ موت صرف نقل مکان کی صورت ہے۔ صرف گناہ نے موت کو خوفناک بنا دیا ہے۔ جسقدر انسان ایماندار اور خداپرست ہوگا اُسیقدر وہ موت سے بے فکر نڈر ہوگا۔ وہ جانتا ہے کہ بغیر اس جسم کو چھوڑنے میں اپنے عزیز خداوند کے جلال میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جب تک یردن سے نہ گذرینگے کنعان کو نہ دیکھیں گے آسمانی کنعان میں داخل ہونیکے لئے ضرور ہے کہ مصر کو چھوڑیں۔ اور فرعون کی غلامی سے کنارہ کریں۔ دریائے یردن سے پار ہوویں جہانسے ہم دھندلا سا دیکھتے ہیں۔ مگر پار ہو کر روبرو دیکھیں گے۔ آہ آہ! ایمانداروں کے واسطے موت کیا ہی عمدہ وسیلہ اپنے خداوند سے ملنے اور آسمانی یروسلم میں داخل ہونیکا ہے +

وہ منتظر رہتے ہیں کہ کب ہمارا خداوند بلاوے کب ہمارا مالک ہمکو یاد کرے کہ اس گناہ آلودہ دنیا کے دکھوں سے چھوٹکر آرام ابدی اور پاک مکان کو حاصل کریں +

حضرت ناصر کے مضمون نمبر اول کے ساتھ ہم ذیل کے واقعہ کو بھی شامل کردیا چاہتے ہیں۔ وہ یہہ ہے کہ ہمارے ناظرین نے ۱۰ جنوری کے پرچہ میں بابو [illegible] پاسٹر کلیسیا لودیانہ کی لڑکی کے گذر جانے کا حال پڑھا ہوگا۔ اگرچہ ہمارے واسطے جو اسوقت تک اس دارفانی میں اٹکے پڑے ہیں۔ اور اُسکے عزیزوں پسماندوں کے لئے دردناک اور افسوسناک ماجرا ہے مگر جس آرام اور خوشی سے وہ خداوند کی برگزیدہ اس جہان سے کوچ کرگئی۔ گو کوئی ایسا امر نہیں کہ اسکو نظرانداز کریں۔ یکم جنوری کو تپ چڑھی اور سات تاریخ کو کوچ کیا۔ اسکی ساری زندگی مسیحی کی زندگی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے خداوند کے ملنے کی خواہش کرتی تھی۔ اور دنیا سے نفرت۔ وہ بیمار ہونے سے پیشتر بھی ایسی ہی موت کے واسطے تیار تھی جیسے کہ موت کے وقت۔ اگرچہ اُس پر ہرگز یہہ مرحومہ کے مرنیکا ہلکا سا وہم بھی نہ تھا کیونکہ کچھ ایسی بہت بیمار معلوم نہ ہوتی تھی مگر وہ تیار۔ بار بار اُسنے کہا کہ میرے کوچ کا وقت آپہنچا۔ دعا میں لگی رہی۔ اور اوروں کو بھی کہا کہ دعا کرو۔ جب زبان تھراتی تھی۔ اور وقت نزدیک تھا۔ تو اُس مرحومہ نے یہہ گیت گایا۔ گو انگریزی وزن اور راگ پر ہے۔ مگر اس کے مضمون اور گانے والی کی حالت اور امید پر غور کیجئے +

(۱) کب میں جاؤں کب میں جاؤں | عیسیٰ کو کب دیکھنے پاؤں
اُسکے پاؤں پر سجدہ کرنا | اُسکے روبرو ٹھہرنا
اپنے دل سے چاہتا ہوں

(۲) خالص نور خالص نور | تو تاریکی کرتا دور
کب میں وہاں پہنچوں گا | جہاں تیرا منہہ دیکھوں گا
عیسیٰ میری جان کے نور

(۳) کیا شیریں کیا شیریں | ہے فرشتوں کی تحسین
جو پرواز میں کرنے پاتا | جلد یہاں سے اُڑ کے جاتا
کوچ صبحوں کو بالیقین

(۴) خوشی خاص خوشی خاص | جب میں وہاں کروں باس
اے یروسلم طلائی | میرے خیال میں نہ سمائی
تجھ میں کیسی خوشی خاص

(۵) پرادیس پرادیس | تیرے پھل ہیں کیا نفیس
زندگی کا درخت وہاں | غم و دکھ و موت کہاں
جلد مسیحا آ۔ آمین

کیوں ناظرین آپکا دل نہیں چاہتا۔ اور ایسی موت کی خواہش آپکے دل میں پیدا نہیں ہوتی۔ پھر آپ کیوں سست ہو رہے ہیں یہہ یاد رہے کہ ایسی خوشی اور امید کی موت بغیر مسیح کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہی زندگی اور موت کا مالک ہے۔ اور اُسکے موت پر فتح پائی۔ سو اُسکے تمام خون خریدے ایماندار اُس فتح کو حاصل کرکے موت سے یوں گذر جاتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص پردیس سے اپنے گھر میں آتا ہے۔ تیری مرضی پوری ہو +

اگرچہ مرحومہ کے عزیزوں کو غم تو ہے۔ مگر کامل امید کے ساتھ صرف چند روز کی جدائی کا۔ وہ جانتے ہیں کہ چند روز بعد ہم سب ایک جگہ اکٹھے ہونگے جہاں نہ غم نہ جدائی نہ دکھ ہوگا +

اور میں نے ایک بڑی آواز آسمان سے یہہ کہتے سنی کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے اور وہ اُنکے ساتھ سکونت کریگا۔ اور وہ اُسکے لوگ ہونگے۔ اور خدا آپ اُنکا خدا اُنکے ساتھ رہیگا۔ اور خدا اُنکی آنکھوں سے ہر ایک آنسو پونچھیگا۔ اور پھر موت نہ ہوگی۔ اور نہ غم اور نہ نالہ۔ اور نہ پھر دکھ ہوگا۔ کیونکہ اگلی چیزیں گذر گئیں۔ مکاشفات یوحنا فقیہہ ۲۱ باب ۳ و ۴

پادری ٹھاکرداس صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں کہ ضلع گوجرانوالہ امریکن پرسبٹیرین مشن کے متعلق ۱۸۸۸ء میں ۲۲۸ جانوں نے بپتسمہ پایا۔ اور گذشتہ سال کے آخر تک کل تعداد عیسائیوں کی اس ضلع میں ۲۹۰۰ ہے۔ ہماری خداوند سے یہہ دعا ہے کہ غریب نادانوں کو جنکے منہہ سے اُسنے اپنی تعریف کروائی ہے۔ زیادہ فضل بخشے۔ تاکہ دنیا کے امیر اور دانا شرمندہ ہوویں۔ آمین۔ ہم اپنے تجربہ سے کہتے ہیں کہ دین عیسوی بے معلوم خمیر کی طرح پھیلتا جاتا ہے۔ خداوند کے خادمو دلیر ہو! +

بعض اخبارات نور افشاں کے اُس نوٹ پر جو پٹنہ کے [illegible] کی نسبت تھا کہ اُسنے ایک عیسائی لڑکی کو فروخت کے واسطے دیدیا۔ زہر اگل رہے ہیں۔ اور ایسے بیحیائی کے شرمناک الفاظ مسیحی پاکدامن لیڈیوں کی نسبت استعمال کرتے ہیں۔ جنسے اُنکی دلی خباثت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہم ایسی بیہودگی کا سوائے اسکے کہ ع این است جوابش کہ جوابش ندہی۔ کچھ جواب نہیں سمجھتے +

تفسیر انجیل یوحنا

ملقب بہ

منتہی الافکار

اس کتاب کو عام فائدہ کیلئے پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے سکرٹری چرچ مشن سوسائٹی پنجاب و سندھ اور پادری مولوی عمادالدین صاحب لاہز ڈی ڈی نے مدت ہوئی تصنیف کیا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مگر وہ دو پہلی باتیں ہمارے ملاحظہ اور عمری تجربہ کاری سے بعید ہیں۔ بلکہ ہماری انسانی ادراک کے فہم سے بالا ہیں صرف کلام اللہ کے بیان سے قبول ہوتی ہیں۔ تو بھی یہہ قاعدہ ہے کہ معلومات سے مجہولات کا کچھ علم و فہم بموجب لیاقت ہر شخص کے نکلا کرتا ہے اور خداتعالیٰ بھی ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ مقصد و ادراک کر سکیں پس منتہی الافکار

انہیں حقائق غیر متبدلہ کا بیان یوحنا رسول کی آیات اول میں ہے جبکہ خدا نے اپنی حکمت ازلی سے ان سب باتوں کو پہلے سے معلوم کر لیا تھا تب وہ اپنی قدرت ازلی سے یہہ سب کچھ ظہور میں لایا۔ اگر فرضاً کہا جائے کہ یہہ سب کچھ اسکی حکمت ازلی میں نہ تھا بلکہ آسے باہر سے معلوم ہوا ہے۔ تو اسکا سکھلانیوالا کون تھا کون اسکا مشیر ہوا۔ رسول فرماتا ہے کہ اسی سے اور اسی کے لئے اور اس میں سب کچھ ہے۔ اور اسیطرح یوحنا کہتا ہے کہ حیات اسی میں ہے۔ اور وہ حیات انسان کا نور ہے+

زندگی اسمیں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی ۔ اس عبارت کی دوسری قرأت یوں ہے جو کچھ اسمیں موجود تھا۔ وہ حیات تھی اور وہ انسان کا نور تھی ۔ یہہ وہ ویرانی اور سنسانی کی حالت جسکو عبرانی میں توہو بوہو کہا گیا ہے۔ نہ سمجھنا چاہئے کہ کلمہ کے اندر سے نکلی کیونکہ کلمہ میں حیات تھی۔ اور یہی کچھ اسمیں موجود تھا۔ اور اسمیں کچھ نقص کی صورت ہو نہیں سکتی ہے یہہ جو باطنی عالم عقلیہ ہے۔ اسمیں بھی بہت ویرانی اور سنسانی ہوتی کہ جب تک اس حیات سے جو کلمہ کے اندر ہے عالم عقلیہ میں روشنی نہ آوے تو ہو بو ہو رہتا ہے۔ کیونکہ وہ حیات جو اسکے اندر ہے صرف وجود حیات ہی نہیں ہے۔ مگر اسمیں حکمت اور سعادت بھی ہے جو رونق ہے۔ خدا کی خلقت میں ایک خاص صورت ہے جسکو حکیم لوگ روحانی صورت کہتے ہیں۔ اسی کو عالم عقل یا عالم علم کہا جاتا ہے۔ کلمۃ اللہ کی ایک ذرہ سی قربت اس عالم روحانی میں دکھلائی دیتی ہے۔ تو جس میں ویرانی اور سنسانی نظر آتی ہے۔ پس وہ حیات جو عالم عقل میں ہے اسکا کچھ وجود تو ہے ہاں ایسا وجود نہیں ہے جو الہی حکمت اور سعادتمندی سے پر رونق ہو جیسا کہ کلمۃ اللہ میں ہے۔ حکیم لوگ حکمت غیر متبدلہ سے منہ موڑ کے بیہودگی اور تباہ حالی میں عمر بسر کرتے ہیں۔ اور یہی عین ویرانی ہے۔ حقیقی خلقت وہی ہے جو کلمۃ اللہ کے غیر متبدلہ نور کی طرف متوجہ ہو کے اسکی حیات سے جیتے ہیں۔ وہ روشن ہیں۔ چاہئے کہ جس خالق سے ہمنے یہہ نعمت پائی ہے کہ وجود میں آ گئے ہیں ایسے ہی افضل نعمت بھی پاویں کہ الہی حکمت اور سعادتمندی میں بلی ترقی کریں عقلی خلقت کی ابتدا وہ حکمت ازلی ہے جو اپنے میں تبدیل نہیں ہے۔ اور قائم اور ثابت ہے یعنے وہ کلمۃ اللہ جس سے سب کچھ پیدا ہوا اور خلقت عقلیہ کی بھی جو ابتدا ہے۔ کبھی ایسے دعوے اور تعلیم سے باز نہیں آتا ہے۔ کہ جب تم مجھ سے ہو تو میری طرف پھرو۔ کیونکہ ویرانی اور سنسانی سے خوش حیثیتی میں آنا اسی طرح سے ہو سکتا ہے۔ اور یہی کمال ہے۔ مسیح سے کسی نے سوال کیا تھا کہ تو کون ہے جواب یہہ دیا کہ میں وہی ہوں جو ابتدا سے تمہیں بتاتا ہوں (یوحنا ۸ – ۲۵)

کلمۃ اللہ خالق ہے جس کے وسیلہ سے سب جہان بنگئے۔ (عبرانی ۱ – ۲) جبکہ ہم اسبات کے قائل ہیں کہ سب کچھ بوسیلہ کلمۃ اللہ کے بنا ہے۔ تو اس اعتقاد صحیح سے وحدانیت ایزدی میں کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ کیونکہ رسول فرماتا ہے کہ خدا باپ ایک ہے جس سے سب کچھ ہے۔ اور ایک خداوند یسوع مسیح ہے جسکے وسیلہ سے سب کچھ ہے۔ آفرینش کے بیان میں موسیٰ کہتا ہے کہ خدا نے کہا کہ ہو جا۔ اور ہو گیا۔ اب بتلائے کہ وہ جو ہو گیا کسکے وسیلہ سے ہو گیا کوئی قدیمی ذات کسی مخلوق کی نہ تھی۔ جو کسی دوسری صورت میں تبدیل یا منقلب ہو جاتی۔ بلکہ نبی فرماتا ہے کہ سب کچھ نیستی سے ہست ہوا ہے۔ چنانچہ لفظ خلق کے معنے بھی یہی ہیں۔ یعنے نیست سے ہست ہونا۔ پس جو ہو گیا کلمہ کے وسیلہ سے ہو گیا۔ کلمہ کے وسیلہ سے ہو گیا کہ وہ اول سے خدا کے ساتھ تھا۔ اس سے مولود ہو کے+

اریسی لوگ ولادت کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ کلمۃ اللہ کو مخلوق بتلاتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہیں کہ اسکا جوہر ذات ازل ہی سے قائم نہیں ہے مگر اسلئے کہ خدا کی ذات سے غیر ہو کے نیستی سے ہست ہوا ہے۔ یہہ اعتقاد باطل ہے۔ اور کلام اللہ کے خلاف ہے۔ مسیح نے فرمایا کہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔ اسی فقرہ سے وہ لوگ ایسا خیال نکلتے ہیں لیکن یہہ انکا فہم تسلی بخش نہیں ہے۔ اسکے دو جواب ہیں۔ اول آنکہ الوہیت کی راہ سے باپ کے برابر ہے۔ اور انسانیت کی راہ سے باپ سے کمتر ہے۔ دویم آنکہ اگر انسانیت کو چھوڑیں۔ اور یہی سمجھیں کہ کلمۃ اللہ کہتا ہے کہ میرا باپ مجھسے بڑا ہے تو اس سے حقیقی تولد کا ثبوت ہوگا۔ جو ازل میں ہوا ہے۔ کہ بیٹا باپ کی عزت کرتا ہے۔ اگرچہ اب اور ابن میں یہہ تولد کا علاقہ ذات کی برابری کو لازم ہے۔ تو بھی دستور عالم میں اب سے ابن ہوتا ہے۔ مسیح نے ہمیشہ اپنے کلام میں خدا باپ کے ساتھ برابری کا اور وحدہ دیہہ میں قائم ہنے کا اظہار کیا ہے۔ دیکھو یہودی لوگ مسیح سے اسلئے خفا تھے کہ اسنے نہ صرف سبت کو نہ مانا۔ مگر خدا کو اپنا باپ بتلا کے آپکو خدا کے برابر کیا۔ پھر یہہ بھی لکھا ہے کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر وہ جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ اور یہہ بھی کہا کہ میرا باپ ابتک کام کیا کرتا ہے۔ اور میں بھی کام کرتا ہوں۔ اس بیمار کے چنگا کرتے میں باپ کے فعل میں مسیح کا فعل بھی شامل تھا+

جب یہودی لوگ مسیح سے برابری ذات پاک کا دعویٰ سنکے ناراض تھے تو مسیح نے اس لحاظ سے کہ شاید نام اور ذات کی برابری کے ذکر سے اور کہیں انکے خیالات نہ چلے جائیں۔ اور تولد کا مفہوم پوشیدہ ہو جائے۔ یہہ الفاظ بھی سنائے ہیں۔ بیٹا آپسے کچھ نہیں کر سکتا۔ ان الفاظ میں اسنے اس پاک تولد ازلی کی حقیقت بتلائی ہے۔ کہ وہ تولد انسانی اولاد کے طریقہ پر نہیں ہے جس میں سن و توقف تک اولاد کی ترقی و تولید میں شامل والد کے

ہوتی ہے۔ اور کوئی بیٹا اپنے باپ کا پیشہ دیکھ کے اور اسکے عادات پر لحاظ کر کے اُسکی تقلید کرتا ہے۔ اور بعد موت اپنے باپ کے اُسکی چیزوں کا وارث ہوتا ہے۔ لیکن مسیح بالذات خدا کے اندر ہو کے باپ سے مولود ہے۔ اور سب کچھ جو باپ کا ہے یعنے علم و قدرت و حکمت و قدوسی وغیرہ ازل ہی سے بالذات اپنی میراث میں لاتا ہے۔ اور خدا باپ کو اور اپنے آپکو پہچان کر کے واجب اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ بیٹا کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر جیسے باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ وہ اپنے فعل کا مخرج اور قانون دکھلاتا ہے کہ جسقدر چیزیں اور امورات اور افعال و اقوال وغیرہ باپ سے ہوتے ہیں وہی سب میری ذات میں شامل ہیں۔ لفظ (جو کچھ یا جیسے) میں اشارہ ہے تولد ازلی پر اور اس ہم انفقت خلیت میں وحدت فاعل کا بھی اندفاع ہے۔ بلکہ جو کچھ باپ کرتا ہے وہی ابن کرتا ہے۔ فعل ایک دو فاعلوں سے جو اب و ابن میں ہے تو بھی الہی خدا کلام ہے کیونکہ بیٹا باپ سے ہے پھر فرمایا کہ جو کچھ باپ کرتا ہے بیٹے کو دکھلاتا ہے۔ باپ کا کام بیٹے سے الگ نہیں ہوتا ہے۔ ابوت کے مقام میں ابنیت کا قیام ہے۔ یہہ بات نہیں ہے کہ کم علمی اور جہالت یا ناواقفی کے سبب سے ابن وحید اس دکھلانیکا محتاج ہوتا۔ کہ فہم میں ترقی کرے (جیسے کہ مسیح کی انسانیت نے فہم میں ترقی کی ہے) نہیں بلکہ بات یہہ ہے۔ کہ جو کچھ ابوت میں ہے وہی ابنیت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ذات کی یکتائی کے سبب اور قدرت کی برابری کے باعث اور یہہ دکھلایا جانا تولد کے اصولوں میں سے ہے۔ اور چونکہ یہہ ذکر ان تعلیمات اور امورات کا ہے جو ہمارے ایمان کے متعلق ہیں۔ کہ اُنمیں سے کسی ایک کی بھی نافہمی ابن کو نہیں ہو سکتی بلکہ اس سے زیادہ بھی دکھلائیگا۔ کہ تم تعجب کروگے کیونکہ ابن اللہ کو سب کچھ بالذات معلوم ہے کہ کیا کیا کچھ ظاہر ہوگا +

اسی تعلیمات میں یکتائی ذات اور تولد پر اشارہ ہوتا ہے۔ باپ جسکو چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔ میں بھی کرتا ہوں۔ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا۔ بلکہ ساری عدالت بیٹے کے سپرد ہے۔ یہاں بھی ذات اور تولد پر اشارہ ہے۔ کل عدالت کرنا ذات کی یکتائی کے سبب ہے۔ اور عدالت کی سپردگی تولد کے سبب سے ہے۔ پس حق عدالت باپ سے اٹھالیا نہیں گیا۔ کیونکہ جب ابن عدالت کرتا ہے تو یہہ عدالت باپ ہی سے ہے۔ پھر اس عدالت کے دئے جانیکا سبب بتلاتا ہے۔ کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جس طرح باپ کی عزت کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ نور سے نور ہے اللہ سے اللہ ہے۔ چاہئے باپ اور بیٹے کی عزت میں فرق نہو جو کوئی بیٹے کی عزت گھٹاتا ہے وہ باپ کی عزت کو گھٹاتا ہے پس جبکہ خلیت اور قدرت اور عزت برابر ہے اور عزت کے گھٹانے میں باپ کی عزت جاتی ہے۔ تو پھر ذات میں تفریق کا خیال کہاں اور کیونکر باقی رہسکتا ہے۔ اور بدعتیوں معترضوں کے لئے شک و شبہ کی جگہہ کہاں باقی رہتی ہے۔ تولد کے راز کو خداوند نے خوب منکشف کر دیا ہے۔ اب تعالی سے ابن کی تفریق نہ ممکن ہے نہ جائز ہے اور ایمان صحیح یہی ہے۔ کہ وہ خداوند مولود ہے نہ مخلوق اور ذات میں یگانہ ہے نہ جدا +

پھر اسی مضمون پر دوسری شہادت پیش آتی ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ جو میری بھیڑوں میں سے ہیں میری آواز سنتے ہیں۔ یوحنا ۱۰۔ ۲۷ سے ۳۰ کون ہے جو ایسی باتیں سنکے مغرور اور فریب خوردہ رہیگا۔ اگر ان آیات میں وہ مسیح کی الوہیت پر صاف صریح ثبوت نہیں پاتا تو پھر کونسی دلیل اس سے زیادہ صریح لا سکتے ہیں۔ ابن وحید نے بدرجہ کمال اپنے تولد ازلی کے بے پایاں راز کو ہمارے ایمانی اقرار کے لئے نہایت صفائی سے انہیں آیات میں ظاہر کیا ہے کہ اسکی ولادت ازلی اور یکتائی کا ایمان ہم میں قائم ہو۔ کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ وہ اپنی قدرت کو پہچانتا اور ظاہر کرتا ہے کہ میری بھیڑوں کی حفاظت میں میری کمال آزادگی اور خود اختیاری کی قدرت ہے۔ کیونکہ وہ خدا سے خدا ہے۔ اور چونکہ تولد کا خیال اُسکی ذات میں قائم رہتا ہے۔ اس لئے کہتا ہے کہ باپ جسنے مجھے وہ بھیڑیں دی ہیں سب سے بڑا ہے۔ وہ اس بات کو ہرگز نہیں چھپاتا کہ وہ باپ سے مولود ہے۔ کہتا ہے کہ مینے بھیڑوں کو باپ سے پایا ہے۔ یہہ لینا دینا ذات الہی کے اندر ہی اندر ہوا۔ نہ جیسے دنیا میں لیا دیا جاتا ہے۔ ہاں اقنومیت کا فرق رہتا ہے۔ اقنوم اول نے دیا اقنوم ثانی نے لیا۔ اور یہہ اقنومیت کا فرق ابوت اور ابنیت کا فرق ہے۔ جنکے درمیان میں رشتہ تولد ازلی ہے۔ جو ذات کے اندر ہی اندر ہو گیا ہے۔ تو بھی ذات کی یگانگی ہے اسلئے وہ یوں فرماتا ہے۔ کہ کوئی (انہیں) میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا نہ باپ کے ہاتھ سے کوئی چھین سکتا نہ بیٹے کے ہاتھ سے کیونکہ ذات واحدہ کی ایک ہی قوت ہے۔ باپ کا ہاتھ ہے جسنے دیا۔ بیٹے کا ہاتھ ہے جسنے لیا۔ اگر تو پوچھے کہ کیوں ایسا ہے جواب یہہ ہے کہ میں اور باپ ایک ہیں۔ تولد سے ذات میں نقص نہیں آتا کہ فرق ہو۔ اور وحدت کے خیال سے تولد کے خیال میں نقص نہیں آتا کیونکہ تولد اپنے اندر کوئی غیر چیز آنے نہیں دیتا۔ وہی ذات واحد رہتی ہے +

(یوحنا ۱۷۔ ۱ و ۲) آخر کو اُسنے ذات کے کل اسرار دل کا ایمان صاف ظاہر کرنیکے لئے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کے کہا۔ اے باپ ساعت آ پہنچی ہے اپنے ابن کو جلال دے۔ تاکہ تیرا ابن بھی تجھے جلال دیوے جیسے تُونے اُسے سب جسموں پر اختیار دیا ہے۔ تاکہ سبکو جنہیں تونے اُسے بخشا حیات ابدی دے۔ مسیح جلال مانگتا ہے نہ اسلئے کہ بے جلال ہے۔ بلکہ اسلئے کہ وہ باپ کو جلال دینے والا ہے۔ وہ حیات بخشنے پر قادر ہے۔ ہاں باپ سے اُسنے اختیار اور اقتدار پایا۔ کہ حیات ابدی لوگوں کو بخشے سو اس سے اُسکی کچھ کم قوتی ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ دینے لینے کا امر کچھ کم قوتی کا نشان نہیں ہے۔ مگر ولادت ازلی کی سند ہے اور غیر مولود باپ کی ابوت کا مطالعہ ہے۔ دینیوالے کی ابوت اور لینے والے کی ابنیت اس دینے لینے میں ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ حیات ابدی کا عطا اختیار و اقتدار ہونا اُس کی ماہیت میں شامل ہے۔ اور یہہ باپ کی ماہیت ہے جو بیٹے میں ہے۔ لیکن بیٹا باپ سے ہے۔ اسلئے بیٹے میں جو کچھ ہے وہ سب باپ سے ہے۔ کیونکہ وہ اُس سے نکلا۔ اور یہی اُسکی تولید تھی۔ اور اس وضع سے تھی کہ باپ کی تمام عظمت اُسمیں آگئی۔ تو بھی عظمت کا سر چشمہ باپ ہی رہتا ہے۔ اور ابن اللہ تولد برحق سے اب تعالی کا عکس برحق یا اُسکی ماہیت کا نقش ٹھہرتا ہے۔ پس ہٹ بلا میں اگر معترض غیریت کا خیال کرے تو غور دیکھے سے بجائے غیریت کے عینیت کا ثبوت زیادہ ہے +

اُن تقریروں اور دعووں کے بعد کہ میں باپ میں سے نکلا ہوں۔ اور کہ باپ ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ اور کہ مینے ساری دنیا کو جیت لیا ہے +

کارسپانڈنس

(نامہ نگار کی رائے ایڈیٹر کی رائے نہیں)

کاغذات امتحان مڈل سکول

سنہ ۱۸۸۹ء

مڈل سکول کا امتحان ۷ جنوری سے شروع ہوکر ۱۲ ماہ حال کو ختم ہوگیا۔ کل طلبا جنہوں نے امرتسر میں امتحان دیا۔ ۲۱۱ تھے امتحان لالہ ست رام صاحب سپرہ مرحوم کی کوٹھی میں قرار پایا۔ پادری نارمن صاحب پرنسپل مشن سکول سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انتظام عمدہ تھا +

پہلے دن انگریزی کے تین پرچہ آئے۔ دونوں ترجمہ مشکل تھے۔ گرامر حسب لیاقت تھی +

خوشخطی بھی بہت زیادہ نہ تھی۔ اردو تواریخ جغرافیہ حفظ صحت کے سوالات لیاقت کے موافق تھے۔ حساب کے سوالات مشکل تھے مساحت کے بہت ہی بیہودہ تھے۔ اقلیدس کا اقلیدس بھری پڑی تھی جسحال میں کہ مڈل کلاس میں پڑھائی ہی نہیں جاتی عبارت ہی ایسی تھی کہ بہت طلبا سمجھ ہی نہ سکے کہ اگزامینر صاحب کا مطلب ہی کیا ہے۔ انٹرنس کلاس کے طلبا بھی اچھی طرح سے حل نہیں کرسکتے ہیں۔ تو پھر مڈل کے طلبا کی کیا حقیقت تھی۔

تحریر اقلیدس کے سوالات کچھ بیہودہ تھے۔ جبر مقابلہ مشکل تھا + باقی رہے اختیاری مضامین۔ انپر کچھ لکھنا فضول ہی ہے کیونکہ اگر وہ مشکل بھی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور طلبا کو لازمی مضامین ہی کی فکر ہوتی ہے +

ہم امید کرتے ہیں کہ ممتحن صاحبان خصوصاً حساب مساحت و انگریزی کے سوالات دو طلبا کی لیاقت کو مدنظر رکھکر قرر لیا کرینگے +

امرتسر کا اخبار نالاں ہے کہ ممتحن فارسی نے کیوں ایسے بے سمجھے سوچے سوالات چھپوائے۔ اور یہہ بھی حیرت ہے کہ کیا صاحب رجسٹرار کی نظر سے نہیں گذرے تھے۔ پھر دوسرے موقع پر لکھا خوب ہوتا کہ ممتحن فارسی ممتحن انگریزی کی تقلید کرتے + ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے کیا فارسی سے ہے جو ایک اختیاری مضمون ہے۔ یا انگریزی کے سوا تمام کاغذات سے ہے۔ جو اردو میں چھاپے گئے تھے +

اگر فارسی سے مراد ہے تو یہہ رونا بیجا ہے۔ کیونکہ فارسی ایک اختیاری مضمون ہے۔ اور طرہ یہہ کہ مشکل بھی نہیں تھا +

اگر تمام کاغذات سے مراد ہے تو کچھ بجا ہے اور کچھ بیجا کیونکہ حساب مساحت ہی طلبا کا قاتل ہے یا انگریزی۔ صاحب اخبار انگریزی کا تو نام ہی نہیں لیتے۔ اور اسکو آسان ٹھہراتے ہیں۔ اور حساب مساحت کے سخت ہونیسے کل ممتحنان فارسی پر الزام لگاتے ہیں طرفہ یہہ کہ دیگر تمام کاغذات (سوائے انگریزی) مشکل نہ تھے۔ اور اگر انھیں طلبا نے کچھہ نہ لکھا ہو۔ تو اُنکی سستی پر دال ہے نہ یہہ کہ انھیں مشکل قرار دیں +

معلوم ہوتا ہو کہ یہہ تحریر ایڈیٹر صاحب کی نہیں ہے بلکہ کسی طالب علم کی +

سوہن لعل

سوالات حل طلب

(۱) بت پرستی اور کعبہ پرستی میں کیا فرق ہے؟

(۲) کیا بروقت طلوع آفتاب و دوپہر و غروب الشمس خدا نہیں سنتا ہے کہ اسوقت نماز یا جنازہ پڑھنا یا نفل ادا کرنا منع ہے +؟

(۳) اگر من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ ٹھیک ہے تو کیا ضرورت ہے کہ کوئی محمد صاحب کی پیروی کرے۔ کیونکہ جسکو خدا شفیع مقرر کرے۔ وہ ضرور شفاعت کریگا۔ مگر اتنو (بہ قول محمد صاحب) کوئی شفیع مقرر نہیں ہوا ہے؟ +

(۴) اگر محمد صاحب راہ راست پر تھے۔ تو ہمیشہ کیوں یہہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اور اہل اسلام نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی یہہ آیت کیوں پڑھتے ہیں؟ +

(۵) اجبکہ اہل اسلام مانتے ہیں کہ توریت و انجیل کلام اللہ ہیں۔ اور نیز قرآن کی اس آیت کو بھی مانتے ہیں کہ لا تبدیل لکلمات اللّٰہ۔ پس کیونکر کہتے ہیں کہ توریت و انجیل میں تحریف اور نیز تغیر و تبدل ہوا ہے؟ +

راقم خیر اللہ قاضی از بٹالہ

معما حل طلب*

بے سر کلنگ دیدم نے جو خورد نہ گندم
آب خورد نہ دریا فیضش رسد بمردم

دیگر

اڈو ہا در حلقہ دیدم ہمنشینش بلبلے
رگ دبرہ بر سر راہ چوپاں دیدہ ام

دیگر

گرکسے ایماں خرد من رائیگاں افروشمش
ور کسے کفر فروشد دین و ایماں بخشمش

رقیمہ خان مسیح طالب علم بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

سوالات حل طلب

(۱) وہ کونسا زمانہ تھا جب دنیا کا ایک حصہ ہلاک ہوگیا؟

(۲) اُس مشہور آدمی کا نام بتاؤ جسنے اپنی ماں کو دو دفعہ بیچا؟

(۳) اُس رسول کا نام بتاؤ جو دھوبی کے ہاتھ سے مقتول ہوا؟

(۴) وہ مصدر بتاؤ جس سے سو دن ہو جاویں (یعنے مصدر کے دو ٹکڑے کرنیسے) +

(۵) وہ آیات بتاؤ جنسے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ دو قیامتیں ہونگی؟ +

سوالات مندرجہ بالا ۱۰ برس کی عمر تک کا جو بچہ انکا حل کرکے جناب منشی رحمت مسیح صاحب واعظ اسسٹنٹ ایڈیٹر نورافشاں کے پاس بھیجیگا وہ ایک کتاب کسی [illegible] انعام پانے کا مستحق ہوگا۔ خاکسار [illegible]

* جو صاحب اسکا حل لکھکر بھیجینگے وہ مہربانی سے [illegible] بے پرواہ ناظرین کے لئے وقت ہوتی ہو جو صاحب حل بھیجینگے [illegible]

خبریں

ڈیرہ اسمٰعیلخان میں ایک درزی رات کو گھر میں سوتا قتل کیا گیا + اسی جگہ ایک مست اونٹ نے ایک منشی کا سرتن سے الگ کر دیا + بقول ایک لاہوری ہمعصر امتحان مڈل کے پرچے پیش از وقت چوری ہو گئے + سردار ولی محمد خاں کابلی جو شاہی خاندان کابل سے تھے۔ امرتسر میں فوت ہو گئے + لاہور کے سنٹرل جیل میں کسی اکو قیدی نے عظیم بخش قیدی کا ناک چھری سے کاٹ ڈالا + اگر یہ خبر صحیح ہے کہ عدالت منصفی ڈیرہ غازیخاں رات کے دس بجے تک اپنا اجلاس رکھتی ہے۔ تو تعجب ہے وہاں کے بعض اہل مقدمات کی + تانتیا بھیل پھر نمودار ہوا۔ ایک ہندو عورت کی ناک کاٹکر بھاگ گیا۔ اس عورت کے خاوند نے اسے گرفتار کرنیکی کوشش کی تھی + شہنشاہ چین کی شادی ۲۶ فروری کو ہو گی + روس سے ایک کروڑ کا سونا لندن کو بھیجا گیا + عہد نامہ سرحد تبت پر حکام چین و انگریزی میں جھگڑا پڑا + امسال امتحان مڈل میں ۴۹۳ طلبا شامل تھے + ۲۲ دسمبر کو جو ہفتہ ختم ہوا۔ این۔ ڈبلیو ریلوے کی آمدنی ۷،۱۴۱،۵ روپیہ تھی + کوچین میں آتشزدگی سے تمام بازار جل گیا نقصان لکھو کھا روپیہ + شاہ ایران کو دو خطوط دوستانہ جو زار روس کے لکھے بھیجے + ساموا میں دو وار ثان تاج میں سخت کشت و خون کا جنگ ہوتا ہے + پولنڈ سے انگریزی پروٹسٹنٹ مشنری ملک سے بدر کئے گئے + بالٹی مور میں ایک عورت وزنی ۸۵۰ پاونڈ حال میں مری ہے + ڈاکٹر سورج بل نہ صرف گورنری سے بلکہ ملازمت جموں و کشمیر سے علیحدہ کئے گئے + گذشتہ ہفتہ کوئیٹہ میں ۶–۷ اور ۷–۸ دفعہ زلزلے آئے۔ لوگ خائف گھروں سے باہر صاحب بہادر ڈیروں میں رہے + الکسس کے قریب قدیم زمانہ کے طلائی سکے برآمد ہوئے۔ یہ وہ رستہ ہے جہاں سے سکندر اعظم کی فوج گذری تھی + حضور ڈیوک آف کناٹ پونا میں گھوڑے سے گر پڑے ٹانگ میں ضرب آئی + مدراس میں ایک لیڈی کو ٹن صاحبہ نے حال میں ۵ شیر شکار کئے + جلسہ کانگرس کی تمام کارروائی ۴ ہزار خرچ پر بذریعہ تار لندن بھیجی گئی + امرتسر میں سرمایہ ایک لاکھ سے غلہ صاف کرنیکا کارخانہ جاری کرینگے + اوڈیسہ کے ڈاکٹر گالیہ کہتے ہیں کہ میٹنے ہیضہ کا کامل علاج دریافت کر لیا ہے وہ مارچ میں ہندوستان میں آوینگے۔ کہ اپنے علاج کا تجربہ کریں + کلکتہ میں دو عورتوں کو جادوگری کے شبہ میں سخت پیٹا گیا۔ مقدمہ دائر ہے + کلکتہ کرسچن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے ماہواری ۳۰ ہزار رسالہ چھپکر شائع ہوتے ہیں + سویڈن کی بادشاہزادی نے اپنے خانگی زیورات کو اپاہجوں کے لئے شفاخانہ تیار کرنیکو نیلام کیا + فارس بھیجنے کے لئے بائبل سوسائٹی کو ایک ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو فارسی عربی بول سکتا ہو + کلکتہ بائبل سوسائٹی کو ایک سکرٹری کی ضرورت ہے + مہاراجہ کوچ بہار کے تیسرے کنور کو جسے حضور قیصر ہند نے دھرم بیٹا بنایا ہے۔ نام کرن کی ادائے رسم پر حضور ممدوحہ نے چاندی کا ایک کٹورا مرحمت فرمایا ہے۔ جس پر یہ عبارت لکھی ہے۔ "وکٹوریہ بادشاہزادی گریٹ برٹن اور آئرلنڈ اور ملکہ ہند دھرم ما کی طرف سے کمار وکٹر نتندر و نارائن کو دیا گیا" + کہتے ہیں جہاں زیادہ درخت ہوں وہاں ہیضہ کا دخل کم ہوتا ہے۔ مکانوں کے پاس پھول و درخت پودے تندرستی کے لئے مفید ہیں + کلکتہ کا ایک اخبار راوی ہے۔ کہ ایک بھینسے نے چلتی ریل کے سامنے انجن کو ایسی ٹکر لگائی کہ انجن مع دو گاڑیوں کے لائن سے نیچے آ گر گیا + ایڈیٹر پائنیر نے کپتان ہرسی کو نسلاً ذلیل یوریشن۔ اور مجہول رنگ کا لکھا تھا۔ جس پر کپتان صاحب نے ایڈیٹر پر گیلی کوڑے رسید کئے + حضور وائسرائے شروع اپریل کو دہلی میں ایک شاہی دربار فرماوینگے + رائیونڈ علاقہ لاہور میں ایک کارخانہ کپڑا بننے کا جاری ہوا ہے + کیروسین تیل کی مالش سے سر کا گنج کہتے ہیں دور ہوتا ہے + پرپاتم نام ایک جہاز چین کو جاتا تھا۔ ساحل سپین پر ٹکرا کر تمام غرق ہو گیا + وسط افریقہ میں تمام عیسائی پادریوں کے خلاف سخت نتیجہ برپا ہوئی۔ گرجے جلائے گئے۔ عیسائی قتل کئے گئے۔ بادشاہ یمک طرفدار تھا۔ قید کیا گیا + روس اور جاپان میں بخلاف انگلستان خفیہ عہد نامہ کیا گیا۔ گورنمنٹ اٹلی اور پوپ آف روم میں مذہبی جنگ جاری ہے + لندن میں واسطے استقبال لارڈ ڈفرن بڑے بھاری جلسہ کی تیاری ہے +

لاہور میں آریہ ایڈیشنکو پولیس نے بازار میں وعظ کرنے سے روکدیا۔ کیونکہ انکی سخت کلامی سے فساد ہو جانے کا اندیشہ تھا +

بنارس کے ضلع میں تین گوروں نے ایک شراب کی دوکان پر جا کر خوب شراب پی۔ ایک وہیں مر گیا۔ دو ہسپتال میں لائے گئے جنمیں سے ایک کے بچنے کی کم امید ہے زہر پینے کا نتیجہ یہی ہے +

مزار شریف میں امیر کابل کے ایک سپاہی نے ان پر گولی چلائی۔ امیر بچ گئے۔ اور سپاہی گرفتار ہو کر قتل کیا گیا +

فیروزپور میں ۱۲ دسمبر کو حسب قواعد مشق ہو رہی تھی تو توپ کا ایک گولہ بہت فاصلہ پر جا گرا۔ دیہات جنی کا ایک لڑکا اسکو اٹھا لایا۔ اور اسکے چند ہمجولیوں نے گولے میں آگ دیدی اور تھوڑی دیر کے بعد اسکو ہاتھ میں اٹھایا کہ یکایک گولہ پھٹکر اسکا ایک ہاتھ اڑ گیا۔ اور اسکی ایک آنکھ جاتی رہی۔ اور بدن جا بجا سے زخمی ہو گیا۔ ہسپتال میں بحالت ابتر پڑا ہے +

خبر ہے کہ حضور وائسرائے شملہ جانے سے پہلے کشمیر کی سیر کرینگے +

سر چارلس ایچیسن صاحب آخر کار اس ملک کی ملازمت سے مستعفی ہو گئے۔ پنجاب کے لئے خصوصاً جہاں کہ آپ لفٹننٹ گورنر ہو نیکا ذکر تھا۔ اور کل ملک کے لئے عموماً بہت اچھا ہوا +

* یہاں کے چند نوجوانوں نے ملکر ایک تھیٹر قائم کیا ہے

لودیانہ

ہمارے لوکل نامہ نگار بڑے افسوس سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ چودہری اشیر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر لودیانہ یکم جنوری کو فوت ہوگئے۔ وہ اپنی چودہریت کے کام کو بخوبی انجام دیتے تھے خوشی کی بات یہہ ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اُنکے بیٹے کندن سنگھ کو روبرو پنچایت کے جسمیں نواب علی محمد خاں صاحب۔ سردار بھی سہائے صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خواجہ شیخ صاحب آنریری مجسٹریٹ شامل تھے چودہریت کی پگڑی پہنادی اور ایک دوشالہ بھی عطا فرمایا*

بارش کی اشد ضرورت ہے۔ پچہم کی ہوا جو آندھی کی طرح روز بہتی ہے۔ اُسکے باعث سردی بہت ہے۔ مگر ساتھ ہی تپ کھانسی زکام بھی ہے۔ اگر بارش ہو جاوے تو صحت اور فصل ہر دو کے لئے مفید ہے* پیدائش ۲۸ لغایت ۳۹

انڈین نیشنل کانگرس

پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب نے **اینٹی کانگرس** پر ایک لکچر تیار کیا تھا جو کسی وجہ سے مشتہر نہو سکا۔ اب وہ رسالہ کی صورت میں زیر طبع ہے۔ ہیخواہان قوم اور خیرخواہان ملک و گورنمنٹ کے مطالعہ کے لائق ہے۔ کیونکہ جسقدر اس کانگرس کی مخالفت کیجائے تھوڑی ہے۔ اسکو خریدکر خود پڑہو۔ دوستوں کو دو۔ عوام میں تقسیم کرو۔ قیمت فی جلد مع محصول ۲ ہے۔ ایک روپیہ کے خریدار کو بیس جلدیں ملسکتی ہیں۔ عہ روپیہ کے خریدار کو چالیس جلدیں۔ محصول کچھہ نہیں۔ خریدار جلدی ایک ہفتہ کے اندر درخواستیں مع قیمت کے مشتہر کے پاس بھیجدیں*

المشتہر پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب مینجر اخبار نور افشاں لودیانہ

غزل

تصنیف حضرت طالب الدین صاحب متخلص بطالب سوبیدار پنشنر رائے پور مالک متوسط

پہونچا دلوں میں اُنکے جو اب پر مسیح
اول وہی ہے اور ہے آخر مسیح مسیح

افلاک پر ثنا ہو زمیں پر سلامتی
نغمہ ہے یہہ ملک کی زبان پر مسیح مسیح

یعقوب خواب دیکھہ کے حیران ہوگیا
جنت میں دیکھا اُسنے ہے ممبر مسیح مسیح

صیہون کی بیٹی آج تو خرم ہو شاد ہو
مریم کی گود میں ترا دلبر مسیح مسیح

کشتی بنائی نوح نے سہارا مسیح تھا
ناخدا خدا تھا تو لنگر مسیح مسیح

موسیٰ لئے پھرے تھا بیاباں میں قوم کو
کیا ڈر تھا اُنکو جب کہ تھا رہبر مسیح مسیح

آئے کو آئے گرچہ پیغمبر نبی بہت
افضل ہے سب سے لیک پیمبر مسیح مسیح

مشرق سے آکے سجدے مجوسی ہیں کر رہے
پورب میں جسکو دیکھا وہ اختر مسیح مسیح

دیدار جسکا آدم و حوا تھے چاہتے
خالق وہی تھا نیز تھا داور مسیح مسیح

شیطان سے نبرد عیسیٰ کے ڈرتے ہیں کیا بھلا
ہر حال جبکہ اُنکا ہے یاور مسیح مسیح

کسکو ہو تاب تیرے جمال و جلال کی
طالب تو ہے تجھی سے سو ز مسیح مسیح

ہماری آخری التجا

ہمنے شروع سال سے قریب ساٹھہ خریدارو کے نام رجسٹر روانگی اخبار سے خارج کردئے لیکن ابھی چند معززین کے نام ایسے باقی ہیں جنہوں نے ۱۸۹۸ء کی قیمت نہیں بھیجی اُنکی طرف بقایا تو نہیں ہے۔ اور وہ ہمیشہ قیمت دینیوالے ہیں اسلئے ہمنے اُنکو اُنکی خوشحالگی کے صلہ میں ایک مہینہ کی مہلت اور دیدی ہے اگر وہ شروع فروری تک قیمت پیشگی بھیجدیں۔ تو اُنکی مہربانی ورنہ دیگر نادہندوں کی فہرست میں داخل ہوکر وہ بھی خارج از رجسٹر ہونگے۔ امید کہ ہماری اس آخری التجا پر ہمارے مہربان توجہہ فرماوینگے۔ ورنہ ہماری توجہہ تو ضرور ہی ہوگی*

الملتجی
مینجر نور افشاں

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا